امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی

تعلیمات

28-January-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

28 جنوری 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی تعلیمات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے…

✿…والدِ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا قابلِ تقلید عمل

✿…امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا زمانۂ درس و تدریس

✿…امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ تصوف و طریقت کی طرف کیسے آئے؟

✿…امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے مُجَدِّدانہ کارنامے

✿…امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی تعلیمات کا خلاصہ

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد مسلمان کی پناہ گاہ ہے۔ مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنایئے، **اِنْ شَآءَ اللہ!** شیطان سے بھی حفاظت ہو گی، گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ایک اور کام کیجئے! جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی کر لیا کیجئے! اس کے دو فائدے ہوں گے: اَوّل یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔

درود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا، جب تک میرا نام اس میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔ (1)

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ... گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی ... یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم اَوسط، جلد: 1، صفحہ: 497، حدیث: 1835۔
2 ... سامانِ بخشش، صفحہ: 93-94 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَہَا الْجَنَّۃَ یعنی اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہر نیک و جائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیا کیجئے! اس سے عَمَل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے۔ مثلاً ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ اِدھر اُدھر دیکھنے کی بجائے نگاہیں جھکا کر خوب توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ بیان سُن کر اس پر عمل کی کوشش کروں گا۔ ❁ بیان کا جتنا حصہ یادرہا، دوسروں تک پہنچاکر عِلْمِ دین پھیلانے کا ثواب کماؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدِ امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کا قابلِ تقلید عمل

پانچویں صدی ہجری کی بات ہے، ایران کے پُرانے تاریخی صوبے خراسان، ضلع طُوس میں اللہ پاک کے ایک نیک بندے رہا کرتے تھے، ان کا اپنا نام بھی محمد تھا، ان کے والِد کا نام بھی محمد تھا اور ان کے دادا کا نام اَحْمَد تھا۔ بہت متقی پرہیز گار تھے، محنت کرتے، اپنے ہاتھ سے کماتے اور صِرْف حلال کھاتے تھے۔ اُون کات کر دھاگہ بنانا اور اس کی تجارت کرنا ان کا پیشہ تھا۔ دھاگے کو عربی میں "غَزْل" کہتے ہیں، اسی نسبت سے لوگ اس خاندان کو **غزالی** کہنے لگے۔ شیخ محمد بن محمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کو عُلَما سے بہت محبت تھی، عموماً عاشقِ رسول عُلَما کی خدمت میں حاضِر ہوتے، ان سے نیک سلوک کرتے اور جتنا بَن پڑتا عُلما کی مالی خدمت بھی کیا کرتے تھے۔ شیخ محمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کو بیٹے کی خواہش تھی، ان کا معمول تھا

1 ... مسند فِرْدَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

کہ عُلَمَا کی خدمت میں حاضر ہوتے تو عاجزی وانکساری کے ساتھ، رو رو کر اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا کرتے: ”الٰہی! مجھے بیٹا عطا کر اور اسے عالِم بنا۔“ جب دِینی اجتماعات میں حاضر ہوتے، عُلَمَا کے بیانات سنتے، دِل کی خواہش مزید اُبھرتی، دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیتے، بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: ”یااللہ! مجھے بیٹا عطا کر اور اسے دَرس و بیان کرنے والا بنا۔“(1)

سُبْحٰنَ اللہ! شیخ محمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے بیٹا ملنے کی کیسی پیاری دُعا کی، عُموماً لوگوں کو بیٹے کی خواہش ہوتی ہے، اس کے لئے دُعائیں بھی کی جاتی ہیں، مَنّتیں بھی مانی جاتی ہیں، صدقے بھی دیئے جاتے ہیں، روحانی علاج بھی کرواتے ہیں، دوائیں (*Medicine*) بھی استعمال کی جاتی ہیں، اس میں کوئی حرج بھی نہیں، انبیائے کرام علیہم السّلام بھی بیٹے کی خواہش کی مگر اچھا یہ ہے کہ صِرْف بیٹے کی نہیں بلکہ **”نیک بیٹے“** کی دُعا کی جائے۔ پھر غور کیجئے! ہمارے ہاں عموماً بیٹے کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ نسل بڑھانے کے لئے، نام چلانے کے لئے، کوٹھی ہے، بنگلہ ہے، جائیداد ہے، منصب ہے، ان کا وارِث چاہیے، اس لئے بیٹے کی خواہش کی جاتی ہے مگر اللہ کے نیک بندوں کا طریقہ دیکھئے! بیٹا چاہیے لیکن نسل بڑھانے کے لئے نہیں، نام چلانے کے لئے نہیں، جائیداد کا وارث بنانے کے لیے نہیں بلکہ اس لئے چاہیے کہ بیٹا عِلْمِ دین سیکھے، مبلغ بنے، سنّتیں اپنائے، دِین کا ڈنکا بجائے اور والدین کے لئے صدقۂ جاریہ بنے۔ اللہ پاک ہمیں بھی نیکوں کے صدقے نیک خواہشات کی توفیق دے، دُنیا کی بجائے ہر معاملے میں آخرت کی سوچ عطا کرے۔

تو شیخ محمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ رو رو کر دُعائیں کرتے، اللہ پاک سے نیک، عالِمِ دین، درس و بیان کرنے والا بیٹا مانگتے، اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور انہیں ہونہار، بلند ہمت، نیک

1... طبقاتِ شافعیۃ کبریٰ، جلد:5، صفحہ:194۔

دِل بیٹا عطا فرمایا، **مَاشَآءَاللہ!** عشقِ رسول دیکھئے! شیخ محمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کا اپنا نام بھی محمد ہے، ان کے والِد کا نام بھی محمد ہے اور اللہ پاک نے انہیں بیٹا عطا فرمایا، اس کا بھی نام انہوں نے محمد ہی رکھا۔ ان کا یہی شہزادہ بڑا ہو کر ماہِر عالِم، ولیِ کامِل بنا۔ انہی کو دُنیا **"امام محمد غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ"** کے نام سے جانتی ہے۔

سکونِ دِل وجاں، امامِ غزالی! اے تسکینِ ایماں، امامِ غزالی!
ولایت میں اعلیٰ، امامت میں بالا تُو سلطانِ عرفاں، امامِ غزالی!

نام کی سلیکشن کیسے کی جائے؟

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے شیخ محمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کی حکایت سُنی، اس حکایت کو سامنے رکھئے اور اپنے مُعاشَرے کا جائزہ لیجئے۔ ہمارے ہاں عجیب ماحول ہے، عموماً بچوں کے منفرد (Unique) نام رکھنے کی خواہش ہوتی ہے، خاندان میں، گلی محلے میں کسی کا ایسا نام نہ سُنا ہو، ایسا نام رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ منفرد (Unique) نام رکھنے کی کوئی فضیلت نہیں، قرآن وحدیث میں کہیں بھی منفرد (Unique) نام رکھنے کی ترغیب نہیں دی گئی۔ اسلام میں نام کا انتخاب دُو بنیادوں پر کرنے کی ترغیب ہے: **(1)**: اَوَّل؛ نام کا معنیٰ اچھا ہو، اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وسَلَّم بُرے نام کو پسند نہیں فرماتے تھے، آپ کی عادتِ کریمہ تھی، بُرے معنیٰ والا نام سُنتے تو اسے تبدیل فرما دیا کرتے تھے، ایک حدیث شریف میں ارشاد فرمایا: آدمی اپنے بچے کو سب سے پہلا تحفہ نام کا دیتا ہے، لہٰذا چاہیے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔[1] (۲): پھر نام کا معنیٰ اچھا ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں انبیائے

---

1 ...جَمْعُ الْجَوَامِع، جلد:3، صفحہ:285، حدیث:8875۔

کرام علیہم السّلام کے ساتھ، صحابہ کرام، اولیائے عظام کے ساتھ نسبت بھی ہونی بہتر ہے۔ اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نام میں نسبت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک روز صبح کے وقت رسولِ ذیشان، رحمتِ دو جہان صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: اللہ کریم نے مجھے بیٹا عطا فرمایا، میں نے اس کا نام اپنے دادا حضرت ابراہیم عَلَیہِ السَّلام کی نسبت سے ابراہیم رکھا ہے۔[1]

نامِ پاک "محمد" رکھنے کی احادیث میں بہت فضیلت ہے۔ دو۲ فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سنیئے! ۞ جو عشقِ مصطفےٰ میں، برکت کے لئے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے، وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائیں گے۔[2] ۞ جس نے برکت کے لئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح و شام اس پر برکت نازِل ہوتی رہے گی۔[3]

آنکھوں کا تارا نامِ محمد   دِل کا اُجالا نامِ محمد
شیدانہ کیوں ہوں، اس پر مسلماں   رَبّ کو ہے پیارا نامِ محمد
روزِ قیامت میزان و پُل پر   دے گا سہارا نامِ محمد[4]

افسوس! ہم منفرد (*Unique*) نام کے چکروں میں ایسی اعلیٰ فضیلتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ **اے عاشقانِ رسول!** اپنے صِرف ایک بیٹے کا نہیں، تمام بیٹوں کا نام محمد رکھئے، ڈبلنگ ہوتی ہے تو کیا حرج ہے؟۔ نواسۂ رسول، امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے تین۳ شہزادے تھے اور تینوں کا نام علی ہے۔ بڑے شہزادے کا نام: علی اکبر، درمیان والے: علی اوسط، اور

---

1 ... مسلم، کتاب الفضائل، صفحہ:909، حدیث:2315۔
2 ... کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب النکاح، جلد:16، صفحہ:175، حدیث:45215۔
3 ... کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب النکاح، جلد:16، صفحہ:175، حدیث:45213۔
4 ... قبالۂ بخشش، صفحہ:134، 133۔

چھوٹے شہزادے کا نام تھا: علی اصغر۔

امیرِ اہلسنت، حضرت مولانا **محمد الیاس عطار قادِری** دامت برکاتہم العالیہ کا نام رکھنے کا انداز بھی بڑا خوبصورت اور حکمت بھرا ہے۔ آپ عموماً لڑکے کا نام محمد ہی رکھتے ہیں، ہاں! نامِ محمد کی بے ادبی نہ ہو اس لئے پُکارنے کے لئے علیحدہ نام رکھ دیتے ہیں، مثلاً بیٹے کا نام محمد اور پکارنے کے لئے ابراہیم۔ بلکہ امیرِ اہلسنت تو اللہ پاک کے ولی، سچے عاشقِ رسول امامِ اہلسنت، امام احمد رضا کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے ساتھ لفظ "رضا" کا بھی اضافہ فرماتے ہیں جیسے محمد ابراہیم رضا، محمد اسماعیل رضا وغیرہ۔

کام وہ لے لیجئے، تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نامِ رضا، تم پہ کروڑوں درود[1]

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا مختصر تعارف

امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ پانچویں صدی کی مشہور اور بلند رُتبہ شخصیت ہیں، آپ کی ولادت 450 ہجری کو طابَران، ضلع طوس، صوبہ خُراسان میں ہوئی۔[2] آپ کا، آپ کے والد کا، آپ کے دادا کا نام محمد اور پردادا کا نام: احمد تھا۔ آپ کے بیٹے ہیں: امام حامِد غزالی، یہ بھی ماہرِ عالِمِ دین تھے، انہی کی نسبت سے آپ نے اپنی کُنیت ابو حامِد رکھی۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ بہت زبردست عالِمِ دین تھے، عِلمِ فقہ، عِلمِ کلام، فلسفہ اور تصوف میں کامِل مہارت رکھتے تھے، آپ کی علمی شان و شوکت اور وجاہت کو دیکھ کر اس وقت کے وزیرِ اعظم نِظَامُ الۡمَلِک نے آپ کو زَیۡنُ الدِّیۡن (یعنی دین کی زینت) اور شَرَفُ الۡمِلَّۃ (یعنی اُمَّت کی عزت) کا لقب دیا۔ آپ کا ایک لقب ہے: اِمَامُ الۡبَحۡر (یعنی علم و فن کا امام)، آپ کے استاد

---

1 ... حدائق بخشش، صفحہ: 271۔

2 ... اِتحافُ السّادہ، المقدمۃ، جلد: 1، صفحہ: 9۔

امام الحرمین، امام جُوَینی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اَلْغَزَالِی بَحْرٌ مُغْدِقٌ یعنی غزالی عِلْم کا ٹھاٹھے مارتا سمندر ہے۔[1] اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو "حکیم الاُمّت" کے لقب سے یاد کیا ہے۔[2] امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اسلام پر اعتراض کرنے والے بدمذہبوں اور کافِروں کو اپنے مضبوط دلائل سے خاموش کر دیا کرتے تھے، اس لئے آپ کو "حُجَّۃُ الْاِسْلَام (یعنی اسلام کی دلیل)" بھی کہتے ہیں۔ آپ کو بہت اَحادِیث یاد تھیں مگر عِلْمِ حدیث باقاعِدہ کسی استاد سے پڑھا نہیں تھا، آخری عُمر میں اس کا شوق ہوا، اگرچہ اس وقت آپ کی علمیت کے ڈھنکے دُنیا میں بج رہے تھے، بڑے بڑے عُلَما آپ سے فیض لے رہے تھے لیکن ابھی عِلْم سیکھنے کا شوق کم نہ ہوا تھا، چنانچہ آپ نے باقاعِدہ استاد سے عِلْمِ حدیث سیکھنا شروع کیا اور سیکھتے سیکھتے ہی دُنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ **55** سال دُنیا میں تشریف فرما رہے۔ آپ نے **14** جُمادَی الاُخریٰ، **505** ہجری کو انتقال فرمایا،[3] وقتِ وفات حدیث پاک کی مشہور کتاب **بخاری شریف** آپ کے سینے پر تھی۔[4] علامہ اِبْنِ جَوْزِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صبح بیدار ہوئے، وُضو کیا، نمازِ فجر ادا کی، پھر کفن منگوایا، آنکھوں پر لگا کر کہا: میرے رَبّ کا حکم سَر آنکھوں پر، اتنا کہا اور چہرہ قبلے کی طرف کرکے پاؤں پھیلا دیئے۔ لوگوں نے دیکھا تو رُوح مُبارَک پرواز کرچکی تھی۔ آپ کا مزار مُبارَک طُوس، ضلع خراسان کے "مقابرِ غزالی" نامی قبرستان میں ہے۔[5]

---

1 ... طبقات شافعیہ کبری، پانچواں طبقہ، جلد: 5، صفحہ: 171۔
2 ... فتاوی رضویہ، جلد: 4، صفحہ: 528۔
3 ... سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء، جلد: 14، صفحہ: 332۔
4 ... اَلْمُنْتَظَم، جلد: 17، صفحہ: 127۔
5 ... اَلثَّبَات عِنْدَ الْمَمَات، صفحہ: 178۔

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُجَدِّد ہیں

حدیثِ پاک میں ہے: بے شک اللہ پاک اس اُمّت کے لئے ہر صدی میں ایک مجدد بھیجتا رہے گا، جو دِین کی تجدید کرے گا۔[1] عُلَما فرماتے ہیں: امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پانچویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔[2]

تُو عالم، تُو فاضِل، تُو عابِد، تُو زاہِد مجددِ ذیشاں، امام غزالی!

ایک جملے نے کایا پلٹ دی

امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک **15** سال تھی، جب آپ کے والدِ محترم دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ چنانچہ گھر کے مُعَاشی حالات تنگ ہونے لگے، اس کے باوُجود امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مدرسے کا رُخ کیا اور عِلمِ دین سیکھنے میں مَصرُوف ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے علاقے طُوس میں اپنے والد کے دوست امام احمد بن محمد رَاذکانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حاصِل کی، پھر جُرجان تشریف لے گئے، وہاں امام ابو نصر اسماعیلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عِلم حاصِل کیا، پھر نیشاپور تشریف لائے اور کئی سال امام الحرمین امام جُوَینی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عِلمِ دین سیکھتے رہے۔[3]

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا، جو کچھ استاد سے سیکھتے اسے لکھ کر نوٹس کی صُورت میں محفوظ کرتے رہتے تھے۔ جب آپ جُرجان سے واپس تشریف لا رہے تھے، راستے میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا، قافلے کا تمام سامان لُوٹ لیا گیا، اس حادثے میں امام غزالی رَحمۃُ

---

1 ... ابوداوٗد، کتاب ملاحم، صفحہ:674، حدیث:4291۔

2 ... اِتحافُ السَّادہ، جلد:1، صفحہ:36۔

3 ... فیضانِ امام غزالی، صفحہ:10، 12، 15، ملتقطاً۔

اللہِ عَلَیہ کے علمی نوٹس بھی ڈاکوؤں کے ہاتھ لگ گئے۔ آپ کو اس کا بہت صدمہ ہوا، چنانچہ آپ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس تشریف لائے اور اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضِری کا منظر یاد دِلا کر فرمایا: میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ میرے نوٹس لوٹا دو، اس میں تمہارے فائدے کی کوئی چیز نہیں۔ اس پر ڈاکوؤں کے سردار نے ایک قہقہ لگایا اور طنزیہ لہجے میں بولا: تمہیں عِلْم پر عُبُور کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ یہ نوٹس چھن جانے سے تم بالکل کورے ہو گئے ہو۔

بَس یہ ایک جملہ تھا، جس نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے دِل پر گہرا اَثر کیا، فرماتے ہیں: میں سمجھ گیا تھا کہ یہ بات ڈاکوؤں کے سردار نے کہی نہیں ہے بلکہ میری راہنمائی کے لئے اللہ پاک نے اس کی زبان سے کہلوائی ہے، چنانچہ میں نوٹس لے کر اپنے وطن پہنچا اور پورے تین سال لگاتار محنت کر کے نوٹس میں لکھے ہوئے تمام مسائل زبانی یاد کر لیئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ شروع ہی سے اپنی اصلاح کی طرف کیسے متوجہ تھے آپ نے ڈاکوؤں کے سردار کا جملہ سُنا اور اس کا بُرا نہیں منایا، اسے اپنی توہین نہیں سمجھا بلکہ اس سے سبق لیا اور آیندہ کے لئے اپنا عِلْم ایسا محفوظ کیا کہ اب کوئی بھی اسے چُرا نہیں سکتا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کبھی ایک جملہ ہی زِندگی کا انداز بدل دینے کے لئے کافِی ہو جاتا ہے۔

مبلغِ دعوتِ اسلامی کا حکمت بھرا جملہ

ایک اسلامی بھائی جو امام مسجد بھی ہیں، ان کا بیان ہے: پہلے میں دُنیاداری میں مَصرُوف تھا، مسجد اور اس سے متعلق ذمہ داریوں سے وابستہ ہونے کا میرا کوئی ذِہن نہیں تھا، نہ ایسی

---

1 … طبقات شافعیہ کبری، پانچواں طبقہ، جلد:6، صفحہ:195 ملخصًا۔

سوچ کبھی آئی تھی، خوش قسمتی سے میرے بڑے بھائی کو دعوتِ اسلامی کا دِینی ماحول میسر آیا، انہوں نے گھر میں بھی نیکی کی دعوت کا سلسلہ شروع کیا اور تمام بھائیوں کو دینی کاموں میں مَصروف کر دیا لیکن میرا ذِہن ابھی دُنیاداری ہی میں الجھا ہوا تھا، ایک دِن بھائی نے مجھے سمجھایا تو میں نے کہا: ہمارے سارے بھائی تو دینی کاموں میں مَصرُوف ہیں، گھر کا کوئی ایک فرد تو دُنیا کے لئے بھی ہونا چاہیے، یہ سُن کر بھائی نے بڑے تحمّل سے حکمت بھرا جملہ بولا جو میرے دِل پر لگا، کہنے لگے: ہاں! سب جنّت کے راستے پر ہیں، ایک تو جہنمی بھی ہونا چاہیے...!! مقصد یہ تھا کہ دِین کا راستہ جنت میں لے جانے والا ہے، سب دینی کاموں میں مَصرُوف ہیں ایک کو دُنیاداری میں مشغول رکھنے کا مطلب ہے کہ وہ جنّت کے راستے پر نہ چلے، بس یہ جملہ سننا تھا کہ میرا ذِہن بن گیا، اب الحمد للہ میں عطاری (یعنی امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی کا مُرید) بھی ہوں، امام مسجد بھی ہوں اور حسبِ استطاعت دین کی خدمت میں بھی مَصرُوف ہوں۔

عطائے حبیبِ خدا دینی ماحول
سنور جائے گی آخرت ان شآء اللہ

ہے فیضانِ غوث ورضا دینی ماحول
تم اپنائے رکھو سدا دینی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی بغداد آمد

امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ طویل عرصہ ایران کے شہر نیشاپور میں امام الحرمین امام جُوَیۡنی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی خدمت میں حاضر رہے اور ان سے عِلمِ دین سیکھتے رہے، جب امام الحرمین رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ دُنیا سے رخصت ہوئے تو آپ نے نیشاپور کو خیر آباد کہا اور بغداد تشریف لے

آئے۔ بغداد اس وقت عِلْم کا مرکز تھا اور سَلْجُوق سلطنت کا دارالحکومت بھی تھا، اس وقت کے وزیرِ اعظم نِظَامُ الْمَلِک عِلْم دوست اور نیک طبیعت تھے، اس لئے اکثر دربارِ شاہی میں عُلَما کا اجتماع رہتا، عُلَما یہاں علمی مذاکرہ کرتے، شَرعی مسائل کا حل نکالتے، بعض دفعہ کسی مسئلہ پر عُلَما کا اختلاف ہو جاتا تو حق واضح کرنے کے لئے مہذب انداز میں مناظرے کا بھی اہتمام کیا جاتا تھا۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ جب دربارِ شاہی میں تشریف لائے تو وزیرِ اعظم کی موجودگی میں کئی عُلَما کے ساتھ آپ کا علمی مذاکرہ ہوا، وزیرِ اعظم نے آپ کا علمی کمال دیکھا تو بہت خوش ہوئے، چنانچہ وزیرِ اعظم نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو بغداد کی مشہور اسلامک یونیورسٹی جامعہ نظامیہ میں شیخ الجامعہ (یعنی وائس چانسلر) کا عہدہ پیش کیا۔ اس وقت امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی عمر تقریباً 34 سال تھی۔

4 سال تک امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ جامعہ نظامیہ میں دَرْس وتَدْرِیس فرماتے رہے، اس وقت تک آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی علمی شان وشوکت کا چرچا دُور دُور تک ہو چکا تھا، ملک کے بڑے بڑے عُلَما، وزیر، مشیر آپ کے دَرْس میں حاضِر ہوتے اَور علمی پیاس بجھایا کرتے تھے۔ (1)

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی گوشہ نشینی

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پر اللہ کریم کا بڑا اِحسان تھا، اللہ پاک نے شروع ہی سے آپ کو عِلْم کا شوق، تلاشِ حق کی جستجو اور اللہ کا قرب حاصِل کرنے کا شوق عطا کیا تھا۔ بغداد آکر امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو شہرت نصیب ہوئی، عِلْم کی دُنیا میں بڑا مقام مِلا مگر دِل ابھی تک بے تاب تھا، چنانچہ آپ نے کتابوں کا مزید مطالعہ شروع کیا، آخر جب تصوف کی کتابیں پڑھیں تو دِل دُنیا سے بیزار ہو گیا، آپ جان گئے کہ اللہ پاک کا قُرب مقام ومرتبے اور

---

(1)... فیضان امام غزالی، صفحہ: 15-22، ملتقطاً

شہرت میں نہیں بلکہ دُنیا سے منہ موڑ کر دِل کی اِصلاح کرنے میں ہے۔ چنانچہ آپ نے شان وشوکت، عزت و مرتبہ، اُونچا منصب، شہرت و مقبولیت سب کچھ چھوڑا، صوفیاء کا لباس پہنا اور مجاہدات کے لئے ملکِ شام کی طرف روانہ ہو گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی ہمّت دیکھئے! ایسی عزت و شہرت، مقام و مرتبہ، جب بڑے بڑے عُلَما شاگرد کے طور پر سامنے بیٹھتے ہوں، وزیر و مشیر ادب کرتے ہوں، ساری شان و شوکت یک لخت چھوڑ دینا آسان بات نہیں بڑی ہمت و حوصلے کا کام ہے۔ ہم لوگ خدشات کا شکار رہتے ہیں، ہمیں ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دے دی جائے، مدنی قافلے میں سفر کی درخواست کر دی جائے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کا کہہ دیا جائے تو دُکان کون چلائے گا، بزنس کون سنبھالے گا، بچوں کو سکول چھوڑنے کون جائے گا، گھر کی ذمہ داریاں کون اُٹھائے گا وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کے خدشات نکال کر ہم سامنے رکھ دیتے ہیں اور نیکیاں کمانے، اللہ کریم کا قُرب حاصِل کرنے، جنت کے راستے پر چلنے سے محروم رِہ جاتے ہیں۔

یاد رکھئے! جو خدشات کی زنجیریں پیروں میں ڈال لیتا ہے، زِندگی کے سفر میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ زِندگی ختم ہو جاتی ہے، کام ختم نہیں ہوتے، موت کا فرشتہ آجاتا ہے، جب قبر میں اُتار دیا جاتا ہے تو وہی کام جن کو آڑ بنا کر دینی کاموں سے رُک جاتے تھے، جوں کے تُوں ہوتے رہتے ہیں، ہم نے نہ جانے کیوں سوچ لیا ہے کہ یہ دُنیا ہماری وجہ سے ہی چل رہی ہے؟ ہزاروں لوگ قبروں میں سو رہے ہیں، ان کا بھی یہی خیال تھا کہ میرے بغیر یہ دُنیا رُک جائے گی، میں نہ رہا تو میرے گھر سے لے کر کاروبار تک سب کچھ

---

1 ...فیضان امام غزالی، صفحہ: 27 ملخصاً۔

معطل ہو جائے گا، بچے بھوک سے مر جائیں گے، گھر کی معیشت، گھر کا نظام تباہ ہو جائے گا، دُنیا جیسی ہے ایسی نہ رہے گی لیکن موت کا فرشتہ آیا، سانس رکی، رُوح نکلی، قبر میں اُترے اور سارے کا سارا نظام جوں کا توں اب بھی چل رہا ہے۔

اے جنّت کے طلب گارو...!! ہمت سے کام لیجئے۔ خدشات کی زنجیریں توڑ دیجئے! اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ فُتِحَ لَہٗ بَابٌ مِنْ خَیْرٍ جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھل جائے، فَلْیَنْتَھِزْہُ تو وہ کُود کر اس دروازے میں داخِل ہو جائے، فَاِنَّہٗ لَایَدْرِیْ مَتٰی یُغْلَقُ عَلَیْہِ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! سانس چل رہی ہے، یہ بھلائی کا دروازہ ہے، ہمارے دِل میں نیکی کا خیال آگیا، یہ بھلائی کا دروازہ ہے، ہمیں نیک کام کی دعوت دے دی گئی، یہ بھلائی کا دروازہ ہے، ہمیں روشنی دکھا دی گئی، یہ بھلائی کا دروازہ ہے، اب خدشات کو جھٹک دیجئے، بہانے تلاش کرنے کے بجائے جلدی سے اس دروازے میں داخِل ہو جائیے۔ دیکھئے! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لئے بھلائی کا دروازہ کھلا، آپ کی بھی اَوْلاد تھی، آپ کا بھی گھر تھا، آپ کی بھی مصروفیات تھیں بلکہ آپ ہم سے زیادہ مصروف تھے، آپ کی عزّت تھی، لوگ آپ کی طرف رُجوع کرتے تھے، بڑے بڑے عُلَما آپ سے عِلْم سیکھتے تھے، جامعہ نظامیہ کے سب سے بڑے استاد آپ تھے، وقت کا بادشاہ، وزیرِ اعظم آپ کی مِنَّت سماجت کر رہے تھے کہ حُضُور نہ جائیے! لیکن آپ کسی چیز کو خاطر میں نہ لائے، ہمّت کی، اللہ کریم پر بھروسہ کیا، سب کچھ چھوڑا اور مُلکِ شام جا کر گوشہ نشین ہو گئے، پھر اللہ پاک نے آپ پر کرم کیا، اپنے قُرب کے دروازے آپ کے لئے کھول دیئے اور آپ کو ولایت کا بلند

---

1 ... کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب مواعظ، جز:15، جلد:8، صفحہ:334، حدیث:43127۔

رُتبہ عطا کیا، صِدّیْقِیَّت وِلایت کا سب سے بُلند رُتبہ ہے اور امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی صِدّیْقِیَّت کے رُتبے پر فائز ہوئے۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا[1]

یعنی انسان کو رُتبہ ہمیشہ قربانی دے کر ہی ملتا ہے، جو اللہ کریم کی معرفت، اس کے قرب کا طلب گار ہو، اسے خود کو فراموش کرنا ہی پڑے گا، تب ہی یہ مرتبہ نصیب ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پیر کامل کی بارگاہ میں

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بلند رُتبہ عالمِ دین تھے، جب آپ نے راہِ طریقت پر قدم رکھا تو اس بارے میں خوب غور و فکر کیا، آپ جانتے تھے کہ یہ راستہ بہت دُشوار ہے، لہٰذا پیرِ کامل کی رہنمائی کے بغیر اس راستے پر چلنا اور کامیابی حاصل کرنا ممکن نہیں، چنانچہ آپ شیخ ابو علی فارمذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنی تمام علمیت، مقام و مرتبہ وغیرہ پسِ پُشت ڈالا اور خالی دِل ہو کر پیرِ کامل کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہو گئے۔ علاّمہ تاج الدین سُبکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیخ فَارْمَذِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جن اَوْراد و وَظائف، عبادات، ریاضت و مجاہدے کا حکم دیتے، آپ استقامت کے ساتھ اُس پر عمل کرتے، یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو مقصود تک پہنچا دیا۔[2]

وِلایت میں اعلیٰ، امامت میں بالا مُجدِّدِ ذیشاں، امام غزالی

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 21۔

2 ...سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء، جلد: 14، صفحہ: 321 ملخصاً۔

اے عاشقانِ اولیاء! اے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے چاہنے والو! غور کیجئے! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ جیسے ماہر عالِمِ دین کو بھی راہِ طریقت میں کامیابی کے لئے پیر کی ضرورت ہے تو ہمیں کتنی ضرورت ہو گی؟ اللہ کریم پارہ 6، سورۂ مائدہ، آیت:35 میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (پارہ6، سورۃ المائدۃ:35)	ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

حکیم الامت مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ہر چیز کی تلاش کے لئے دروازے الگ ہیں، ہر سودے کی جستجو کے لئے بازار دوکانیں جداگانہ ہیں، اس چیز کی تلاش میں ان دروازوں، ان دوکانوں، بازاروں میں جانا پڑتا ہے، خُدا تعالیٰ کو ڈھونڈو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہ وآلِہٖ وسَلَّم کے دروازے پر اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہ وآلِہٖ وسَلَّم کو ڈھونڈو حضراتِ اولیاء اللہ کے دروازوں پر۔[1] مزید فرماتے ہیں: اس آیت میں تقویٰ کے بعد وسیلہ کی تلاش کا حکم دے کر بتایا گیا کہ کوئی متقی تقویٰ کے کسی درجہ پر پہنچ کر وسیلے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، لہٰذا کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہو گیا اب مجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے کسی وسیلہ کی ضرورت نہیں، جیسے ہر مومن اَعمال و تقویٰ کا حاجت مند ہے یونہی ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے تجدیدی کارنامے

کم و بیش 11 سال تک امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ گوشہ نشین رہے اور اللہ پاک کی عبادت

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، تحت الآیۃ:35، جلد:6، صفحہ:402 ملخصًا۔

2 ... تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، تحت الآیۃ:35، جلد:6، صفحہ:394 ملتقطًا۔

وریاضت کرتے رہے۔ اس دوران فتنوں نے سر اُٹھایا، ان فتنوں سے نمٹنے کے لئے کسی ماہِر عالِم کی ضرورت تھی، چنانچہ بادشاہِ وقت نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو خط لکھے اور درخواست کی کہ خلوت نشینی چھوڑ کر بغداد تشریف لایئے اور اُمّت کو فتنوں سے نجات دلایئے۔ بادشاہ کی بار بار درخواست پر امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے بعض صُوفیائے کرام سے مشورہ کیا، سب نے یہی کہا کہ اب گوشہ نشینی کا وقت نہیں، اب فتنوں کا مقابلہ کر کے اُمّت کو بھٹکنے سے بچانے کا وقت ہے، بعض صُوفیائے کرام کو خواب میں غیبی اشارے بھی ملے اور کہا گیا کہ اب گوشہ نشینی چھوڑ دینا ضروری ہے۔ چنانچہ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ دوبارہ دَرْس و تدریس کی مسند پر تشریف لائے اور فتنوں کی روک تھام کے لئے مَصرُوف ہو گئے۔

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے ایک ہی وقت میں 3 مَحاذوں پر فتنوں کا مقابلہ کیا:

(1): ان میں پہلا محاذ اَہْلِ فلسفہ کا ہے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے دور میں فلسفہ عُروج پر تھا اور فلسفی حضرات اسلام کو عقل پر تول کر قرآنِ کریم پر، اَحادیث پر اور اسلام کے بنیادی عقائد پر طرح طرح کے اعتراض کر رہے تھے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ میدان میں تشریف لائے اور نہایت تحقیقی انداز میں فلاسفہ کے اعتراضات کا نہ صِرف رَدّ کیا بلکہ فلسفے کی بنیادوں پر عقلی اعتراضات وارِد کیے اور اس بارے میں کتابیں لکھ کر اسلامی عقائد کی حفاظت فرمائی۔

(2): اسی طرح امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے دور میں فرقۂ باطنیہ بھی عروج پر تھا، یہ بھی اُمّت کو گمراہ کر کے اسلام کے بنیادی عقائد کو تبدیل کرنے اور اپنی باطِل تعلیمات عام کرنے میں مصروف تھے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اس گمراہ کُن فرقے کا بھی شَدّ و مَدّ کے ساتھ رَدّ کیا اور اُمّت کے عقائد کی حفاظت کی۔

(3): تیسرا بڑا اور اَہم محاذ جس پر امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے کام کیا، وہ تھا عوام کی عملی

تنزلی۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور میں مُعاشَرہ بے راہ رَوِی کا شِکار تھا، اس کی طرف امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بروقت توجہ فرمائی اور مُعاشَرے کی اِصْلاح کے لئے کمربستہ ہوگئے، اس کام کے لئے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِحْیَاءُ الْعُلُوْم لکھی، کیمیائے سعادت لکھی، مُکَاشِفَۃُ الْقُلُوْب لکھی، مِنْهَاجُ الْعَابِدِیْن لکھی، دِل کی اِصْلاح کیسے ہو گی، ہم عبادت گزار کیسے بنیں گے، نفس پر قابُو کیسے پانا ہے، شیطان کا مقابلہ کیسے کرنا ہے، کون کون سی چیزیں جہنّم کی طرف لے جاتی ہیں، جنّت کا راستہ کیا ہے، اللہ پاک کا قُرب کیسے ملے گا؟ باطنی بیماریوں سے جان کیسے چُھوٹے گی؟ ایک شخص کی اپنی اِصْلاح کیسے ہونی ہے، خاندان کی اِصْلاح کیسے ہونی ہے، مُعاشرے کی اِصْلاح کیسے ہونی ہے، یہ ساری چیزیں امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتابوں میں لکھیں، لوگوں کو بتائیں، اس کے لئے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خانقاہ بنوائی، مدرسہ تعمیر کیا، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ محافِل سجاتے، دَرْس دیا کرتے، بیان کیا کرتے، لوگوں کو آخرت کی یاد دلاتے اور قرآن وحدیث پر عمل کی دعوت دیا کرتے تھے۔[1]

تیری دینی خدمات اللہ اکبر! | میں قربان جاؤں، امامِ غزالی!
امامِ تصوف، سب امراضِ دِل سے | خلاصی میں پاؤں امام غزالی!
مری روح بیمار کا کیجئے چارہ | کہ صحت میں پاؤں امام غزالی!

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات کا خلاصہ

آیئے! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب "مِنْهَاجُ الْعَابِدِیْن" کی روشنی میں اِصْلاح کے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں: "مِنْهَاجُ الْعَابِدِیْن" امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آخری تصنیف

1 ... فیضانِ امام غزالی، صفحہ: 65، بتغیر قلیل۔

ہے، اس کتاب کا بنیادی نکتہ سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت:56 ہے، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ27، سورۃ الذاریات:56)	ترجمہ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اس آیت پر عمل کرتے ہوئے ہم نے عِبادت گزار کیسے بننا ہے؟ اس کے لئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے 14 چیزیں بیان فرمائیں کہ یہ 14 چیزیں پائی جائیں تب ایک بندہ واقعی عبادت گزار بن سکتا ہے۔

ان میں پہلی چیز ہے؛ علم: عِبادت گزار وہی بن سکتا ہے جس کے پاس عِلْم ہو، جسے معلوم ہی نہیں کہ کیا کیا چیزیں عِبادت ہیں، کیا کیا چیزیں عِبادت نہیں ہیں، وہ عِبادت گزار کیسے بن سکے گا؟ جس نے نماز سیکھی نہیں ہے، قرآن سیکھا نہیں ہے، روزے کے احکام سیکھے نہیں ہیں وہ یہ کام کیسے کر پائے گا؟ پھر کون کون سی چیزیں ہیں جو عِبادت کو ضائع کر دیتی ہیں، کون کون سی چیزیں ہیں جو عِبادت کو گُناہ میں تبدیل کر دیتی ہیں، جو چیزیں عِبادت ہیں نہیں مگر زِندگی گزارنے کے لئے ضروری ہیں انہیں عِبادت میں کیسے تبدیل کرنا ہے، بندہ کاروبار کرتا ہے، دوکان پر جاتا ہے، سکول جاتا ہے، بازار جاتا ہے، کھانا کھاتا ہے، دِن میں ہزار کام کرتا ہے، ان سب کو عِبادت کیسے بنانا ہے، یہ سارے طریقے معلوم ہوں گے تو بندہ وقت کا دُرُست استعمال کرسکے گا اور دُنیا میں رہتے ہوئے دُنیادار نہیں بلکہ عبادت گزار بن سکے گا، اگر عِلْم نہ ہو تو یہ سب کچھ کیسے ہو سکے گا؟ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیثِ پاک نقل فرمائی، مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ اِمَامُ الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ تَابِعُہٗ عِلْم عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔[1]

1 …ترغیب وترہیب، صفحہ:43، حدیث:8 بتغیر قلیل۔

دوسری چیز توبہ: پھر عِلْم 2 قسم کا ہے: (۱): عِلْمٌ عَلَی اللِّسَان وہ عِلْم جو صِرف زبان تک رہتا ہے، دِل میں نہیں اُترتا، اس عِلْم کا کوئی فائدہ نہیں، یہ روزِ قیامت انسان کے خلاف گواہی دے گا۔ (۲): دوسرا عِلْمٌ فِی الْقَلْب وہ عِلْم جو دِل ہے۔[1] یہ اَصْل عِلْم ہے، جب یہ عِلْم حاصِل ہو تو بندہ اپنے آپ میں ڈُوب جاتا ہے، اسے اپنے گُناہ نظر آتے ہیں، اپنی خطائیں یاد آتی ہیں، قبر کا منظر آنکھوں کے سامنے کھل جاتا ہے، قیامت یاد آتی ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی کا منظر یاد آتا ہے، پھر بندہ اندر سے ٹُوٹتا ہے، شرمندہ ہوتا ہے، اپنے آپ سے گھِن کھانے لگتا ہے، آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، دِل بے سکون ہوتا ہے، امام غزالی فرماتے ہیں: اب بندہ غسل کرے، صاف کپڑے پہنے، تنہائی میں چلا جائے، نمازِ توبہ ادا کرے اَوْر سَر سجدے میں رکھ کر اللہ کریم کے حُضُور سچے دِل سے توبہ کرے، آیندہ کبھی گُناہ نہ کرنے کا پکا وعدہ کرے اور نیکیوں والی نئی زِندگی گزارنے کا عزم باندھ لے۔ قضا نمازیں، روزے، مالی حقوق ذِمّے پر ہوں تو ادا کرے، کسی کو تکلیف پہنچائی ہو تو مُعاف کروا لے، اب بندہ گُناہوں سے پاک ہو گیا، اب عِبَادت کے راستے پر چلنے کے لئے تیار ہے۔[2]

مگر اب اس کے سامنے 4 بڑی رکاوٹیں کھڑی ہوتی ہیں:

پہلی رکاوٹ: دُنیا: مثلاً خیالات آتے ہیں: ❁ میں عبادت کرنے لگا تو کیریئر پلاننگ کا کیا بنے گا؟ ❁ میرے خواب کیسے پورے ہوں گے، ❁ میں بڑا آدمی بننا چاہتا ہوں، میں فلاں عہدے پر پہنچنا چاہتا ہوں، یہ سب کیسے ہو سکے گا؟ ❁ داڑھی رکھ لی، عمامہ سجالیا، مسجد میں جانے لگا تو مُعاشرے میں میری ویلیو (*Value*) کیا رہے گی، میرا نِکاح کیسے ہو سکے گا وغیرہ۔

---

1 … جامع علوم و حِکَم، صفحہ: 351۔

2 … منہاج العابدین، دوسرا باب، توبہ کے بیان میں، صفحہ: 73 ماخوذًا۔

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ان سب کا علاج یہ ہے کہ دُنیا کی بجائے آخرت کو ترجیح دی جائے۔ امیر المؤمنین مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: دُنیا جارہی ہے، آخرت آرہی ہے، ان دونوں کے چاہنے والے ہیں، لوگو! دُنیا والے نہ بنو! آخرت والے بنو...! آج عمل کا وقت ہے، حساب نہیں، کل حساب کا دِن ہو گا، عمل نہ کر پاؤ گے۔[1]

دوسری رُکاوٹ: لوگوں سے میل جول: عِبادت کے رستے پر آنا ہے تو یقیناً عِبادت کو وقت دینا پڑے گا لیکن پھر ہوٹلنگ کا کیا ہو گا؟ پکنک پارٹیوں کا کیا بنے گا؟ دوستوں کے ساتھ گپ شپ لگانی ہے، سیر پر جانا ہے، **سوشل میڈیا** کی کئی کئی گھنٹے کی مصروفیت کا کیا بنے گا؟ بُرے دوستوں سے جان کیسے چُھوٹے گی وغیرہ وغیرہ خیالات دِل کو پکڑ لیتے اور عبادت سے روکنے لگتے ہیں، اس کا عِلاج یہی ہے کہ لوگوں سے تعلقات کم کر دیئے جائیں کہ جو دوست یا رشتہ دار عِبادت کی راہ میں رُکاوٹ ہو وہ اَصْل میں دوست نہیں بلکہ دُشمن ہے۔ قیامت کو یاد کیجئے! آہ! میدانِ محشر...!! وہ نفسی نفسی کا عالم...!! ماں اِکلوتے کو چھوڑ رہی ہے، باپ بیٹے سے دامن چُھڑا رہا ہے، بھائی بھائی سے بھاگ رہا ہے، کوئی ایک نیکی دینے کو تیار نہیں، آہ! لوگوں کی وجہ سے عِبادت سے رکنے والے اس وقت حسرت زدہ ہوں گے، شرم سے سر جھکائے، واویلا مچائیں گے:

یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾ (پارہ19، سورۃ الفرقان:28)	ترجمہ کنزالایمان: وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

تیسری اور چوتھی رکاوٹ: نفس وشیطان: شیطان تو چاہتا ہی یہی ہے کہ بندہ عِبادت کی طرف نہ آئے، اس کے لئے طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے اور نفس ہر وقت لذت کا

---

1 ...بخاری، کِتَابُ الرِّقَاق، صفحہ:1581۔

www.dawateislami.net

خواہش مند، سست اور سہولت پسند رہتا ہے، ہرگز عبادت پر آمادہ نہیں ہوگا، ان کا علاج یہ ہے کہ شیطان سے جنگ کی جائے، اس کے شَر سے اللہ کریم کی پناہ مانگی جائے اور نفس کا عِلاج یہ ہے کہ اس پر زبردستی عِبادت کا بوجھ ڈال دیا جائے۔

جب بندہ رکاوٹوں کا عِلاج کرلے، ان سے پیچھا چھڑا کر عِبادت کے رستے پر چل پڑے تو اب **4** عارضے لاحق ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے عِبادت میں یکسوئی نہیں ملتی:

پہلا عارضہ: رزق: مثلاً نماز پڑھتے ہوئے بھی دُکان کا خیال آ رہا ہوتا ہے، کاروباری معاملات میں دِل الجھتا ہے، بچوں کی فکر ہوتی ہے، ضروریات، خواہشات کے خیال آتے ہیں، عِبادت میں دِل نہیں لگتا اس وقت بندہ عبادت سے پیچھے ہٹتا ہے مگر اسے چاہیے کہ عِبادت نہ چھوڑے بلکہ توکل اختیار کرے، اللہ پاک پر بھروسہ کرے۔ اللہ کریم فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پارہ 28، سورۃ الطلاق: 3)	ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

دوسرا عارضہ: فضول خیالات و خطرات: پھر بندے کو مختلف خیالات گھیر لیتے ہیں، بندہ خوف زدہ ہوتا ہے، میں عبادت کے رستے پر چلوں تو گھر والوں کا کیا ہوگا؟ ہائے! کہیں دیوار نہ گر جائے، ہائے! ابھی موت آجائے، جن جن چیزوں سے بندہ خوف کھاتا ہے، ان کے خیالات دِل میں آتے ہیں۔ اس کا عِلاج یہ ہے کہ بندہ اپنے تمام معاملات اللہ کریم کے سپرد کرتے ہوئے کہے:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ (پارہ 24، سورۃ المؤمن: 44)	ترجمہ کنزالایمان: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں۔

تیسرا اور چوتھا عارضہ: دُنیوی تکالیف اور قضائے الٰہی: بندہ جب عِبادت کی طرف متوجہ

ہوتا ہے تو کئی قسم کی مصیبتیں اس کی طرف بڑھتی ہیں، اس پر طعنے کسے جاتے ہیں، انگلیاں اُٹھائی جاتی ہیں، لوگ اسے بُرا بھلا کہتے ہیں، طرح طرح سے ستاتے ہیں۔ اسی طرح کبھی اسے بیماری آتی ہے، کبھی تکلیف، کبھی تنگ دستی، کبھی بے روزگاری، کبھی گھریلو پریشانیاں، کبھی بیرونی مسائل۔ اس سب کا عِلاج یہ ہے کہ بندہ صبر کرے اور اللہ کریم کی رضا میں راضی ہو جائے، اِنْ شَآءَ اللہ! اسے اللہ پاک کی خاص مدد و نصرت نصیب ہو گی۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:153)	ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

جب بندہ یہ 4 کام بھی کر لیتا ہے تو اب استقامت نہیں ملتی، اس کا نفس سستی دکھاتا ہے، غفلت طاری ہوتی ہے، نیکیوں کی رغبت پیدا نہیں ہوتی، نیک اعمال میں دِل نہیں لگتا، اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ خوف ورَجا پیدا کرے، یعنی نیکیوں کے صِلے میں ملنے والے ثواب کی اُمید رکھے، جنت اور اس کی نعمتوں کو یاد کرے، اللہ پاک کے انعامات کا تصور جمائے، نیک اعمال کے فضائل کا مطالعہ کرے اور ساتھ ہی جہنّم کے عذابات، اللہ پاک کی ناراضی، قبر کی وحشت، حشر کی گرمی کو یاد کر کے دِل میں خوفِ خدا پیدا کرے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! عبادت پر استقامت ملنے لگے گی۔

خوف ورَجا کے ذریعے جب بندہ نیک اعمال میں مصروف ہو جاتا ہے تو اب شیطان باریک چال چلتا ہے، بندے کو رِیاکاری اور خود پسندی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ریاکاری کا علاج اِخْلاص ہے کہ بندہ عِبادت صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے کرے اور اللہ پاک کے اِحْسانات کو یاد کرے، اس کی نعمتیں یاد کرے، سوچے کہ اللہ پاک توفیق نہ دیتا تو کیا میں عبادت کر سکتا تھا؟ ہرگز نہیں۔ کتنے ایسے ہیں جو مسجد کا رُخ نہیں کرتے، اللہ پاک نے

مجھے اپنی بارگاہ میں حاضری کا شرف عطا فرمایا تو اس میں میرا کوئی کمال نہیں بلکہ یہ سب اللہ پاک کی توفیق، اس کا احسان، اس کا فضل اور کرم ہے۔

جب بندہ ان تمام گھاٹیوں سے گزر جاتا ہے تو اب شکر کا مرحلہ آتا ہے کہ بندہ اللہ پاک کا شکر ادا کرے، اس کی حمد بجالائے کہ ناشکری بندے کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ کیا بلعم بن باعوراء کو نہ دیکھا، کیسا عبادت گزار تھا، کیسا بڑا عالم تھا، زمین پر بیٹھ کر لوحِ محفوظ کی تحریر پڑھ لیا کرتا تھا، اس کی دُعائیں قبول ہوتی تھیں مگر یہ ناشکرا تھا، اسے ناشکری کی سزا ملی، اس کا خاتمہ بُرا ہوا، اس کا ایمان چھن گیا، کافِر ہو کر مرا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم کا ایندھن بن گیا۔ **تو اے جنت کے طلب گارو...!!** عِبادت بھی کیجئے، نیک اَعْمال بھی بجا لائیے! اچھا انسان بھی بنیئے مگر شکر کرنا ہر گز نہ بھولئے۔ اللہ پاک ہم سب کو نیک بننے اور نیک بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے پُرفتن دور میں امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا فیضان خوب عام کیا، آپ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے بڑی محبت کرتے ہیں، آپ ان کی کتابوں کو پڑھتے، ان پر عمل کرتے اور دوسروں کو ان پر عمل کی ترغیب بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش پر ہی دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر) نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا اور مکتبۃ المدینہ نے انہیں شائع کیا، آپ بھی امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی کتابیں مثلاً "احیاء العلوم"،

"مکاشفۃ القلوب"، "منہاج العابدین" وغیرہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے، پڑھیئے اور عمل کی سَعادت حاصِل کیجئے۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کڑھن ہے کہ شفاعت فرمانے والے آقا، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہر اُمّتی نیک بَن جائے، اپنی بھی اِصْلاح کرے اور دوسری کی اِصْلاح کی بھی کوشش کرتا رہے۔ الحمد للہ! امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِینی، روحانی، علمی تجربات کی روشنی میں **جانشینِ امیر اہلسنّت** نے **"نیک اعمال"** نامی رسالہ مرتب کیا ہے۔ یہ رسالہ اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، بچوں اور طلباء کے لئے الگ الگ ہے۔ اسلامی بھائیوں والے "نیک اعمال" نامی رسالے میں 72 سوالات لکھے گئے ہیں، مثلاً کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ کیا آج آپ نے نماز کی دعوت دی؟ کیا آج آپ نے سورۃ الملک پڑھی؟ کیا آج آپ نے 313 بار درود شریف پڑھا؟ وغیرہ۔ ہر سوال کے نیچے 30 خانے دیئے گئے ہیں۔ آپ بھی یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کیجئے اور روزانہ وقت مقرر کرکے اپنے نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے اس رسالے کے خانے پُر کرنے کی عادت ڈالیے، ان شآءَ اللہ! اس کی برکت سے چند ہی دِن میں اپنے نیک اَعْمال میں ترقی دیکھیں گے اور اللہ کریم نے چاہا تو نیکیوں پر استقامت بھی نصیب ہو گی۔

الحمد للہ! رسالہ "نیک اَعْمال" کے مطابق زِندگی گزارنے، پابندی کے ساتھ اس کے خانے پُر کرکے عمل کا جذبہ بڑھانے کی بے شُمار برکتیں ہیں، آیئے! آپ کو ایک مدنی بہار سناتا ہوں۔ کراچی کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: علاقے کی مسجد میں امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے (یعنی سمجھاتے) ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مدنی انعامات (یعنی

"نیک اعمال" نامی) رسالہ تحفے میں دِیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے، بس یہ مدنی انعامات (یعنی نیک اعمال نامی) رسالہ ان کی زندگی میں انقلاب لے آیا اس کی برکت سے الحمد اللہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب 5 وقت کے نمازی بن چکے ہیں، ڈاڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔(1)

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دَم، ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رَحمتوں کی تُو جھڑی

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں رسالہ "نیک اعمال" کو پہلے "مدنی انعامات" کہا جاتا تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(2)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"قناعت" سُنّتِ مصطفٰے ہے:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو ایمان لایا، بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور

---

1 ... جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ، صفحہ: 14
2 ... مشکوٰۃ، ایمان کی کتاب، کتاب وسُنّت کو مضبوط تھامنے کا باب، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

اس نے اللہ پاک کے دیئے پر قناعت کی بے شک وہ کامیاب ہوا[1] **(2):** اے ابوہریرہ! قناعت اختیار کرو سب سے بڑے شکر گزار بن جاؤ گے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! قناعت سُنّتِ مصطفےٰ ہے۔ قناعت کا معنیٰ ہے: جتنا ملا اس پر راضی رہنا، زیادہ کی خواہش نہ کرنا۔ ❁ ہمارے پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو ملتا راضی خوشی کھالیا کرتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش نہ فرمائی۔ ❁ رسولِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مال و دولت کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا | اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام[3]

پیارے اسلامی بھائیو! سُنّتِ مصطفےٰ پر عمل کیجئے، قناعت اختیار کیجئے۔ ❁ قناعت ایمان کا کمال، اسلام کا حُسن ہے۔ ❁ قناعت کرنے والا خود کو دُنیا سے بچاتا، آخرت کی راہ پر چلتا ہے۔ ❁ قناعت کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہے۔ ❁ قناعت کرنے والے سے لوگ بھی محبت کرتے ہیں۔[4] ❁ امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قناعت مالداری کی اَصل ہے۔[5]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسلم، زکوۃ کی کتاب، قناعت کا باب، صفحہ: 376، حدیث: 1054۔
2 ... ابن ماجہ، زُہد کی کتاب، ورع و تقویٰ کا باب، صفحہ: 684، حدیث: 4217 ملتقطاً۔
3 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 304۔
4 ... نضرۃ النعیم، جلد: 8، صفحہ: 3175۔
5 ... دیوانِ امام شافعی، قافیہ: کاف، صفحہ: 133۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رحمۃ اللہ علیہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (4)

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

2 ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔

4 ... الترغیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

---

❶ ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
❷ ... تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔